2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

دوسری سہ ماہی کے آخر تک گندم کی بہتر فصل اور چھوٹی فصلوں میں متوقع بحالی کے امکانات کے سبب توقع ہے کہ مالی سال 15ء میں خریف کی کمزور کارکردگی کا اثر زائل ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ تیل کی قیمتوں میں مسلسل کمی سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کو کچھ تحریک ملنی چاہیے۔ تعمیرات کے شعبے کی سرگرمیوں میں تیزی کی علامات دیکھنے میں آرہی ہیں جن کی عکاسی سیمنٹ، فولاد اور پینٹس کی بلند پیداوار سے ہوتی ہے۔ خدمات کے شعبے میں اگرچہ تھوک و خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات جیسے بڑے ذیلی شعبے اپنے نمو کے اہداف حاصل نہیں کرسکیں گے لیکن ہمیں توقع ہے کہ مالیات و بیمہ اور عمومی حکومتی خدمات کی کارکردگی مضبوط رہے گی۔ مجموعی طور پر حقیقی جی ڈی پی کی نمو گذشتہ برس کی سطح سے کچھ زیادہ رہنے کا امکان ہے۔

2.2 زراعت

خریف کی بیشتر فصلوں نے توقع سے کم کارکردگی دکھائی۔ مثلاً، کپاس اور گنا (اہم فصلوں کی مجموعی قدر میں دونوں کا حصہ تقریباً 40 فیصد ہے) اپنے پیداواری اہداف حاصل نہیں کر سکے (**جدول 2.1**)[1] جبکہ گنا گذشتہ برس کی پیداواری سطح حاصل کرنے سے قاصر رہا۔

جدول 2.1: خریف کی فصلوں کی پیداوار کے تخمینے

ملین ٹن، ماسوائے کپاس کے جو ملین گانٹھیں ہے

	م س14ء		م س15ء	
	ہدف	**اصل**	**اہداف**	**تخمینے**
چاول	6.2	6.8	6.8	6.9
گنا	65.0	67.5	65.5	63.9
کپاس	14.1	12.8	15.1	13.5

ماخذ: یہ اہداف منصوبہ بندی کمیشن کے تیار کردہ سالانہ منصوبے سے لیے گئے ہیں جبکہ مالی سال 14ء کے لیے فصل کا اصل حجم اور مالی سال 15ء کے تخمینے پاکستان دفتر شماریات سے لیے گئے ہیں۔

اگرچہ چھوٹی فصلوں کے اعداد و شمار دستیاب نہیں تاہم مالی سال 15ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران تلف پذیر اشیا (آلو، پیاز وغیرہ) کی قیمتوں میں خاصی کمی منڈی میں بہتر رسد اور مال برداری کی پست لاگت کو ظاہر کرتی ہے۔ قیمتوں میں کمی کا ایک سبب سیلاب سے متعلق نقصانات کے باعث رسد کو مستحکم کرنے کے لیے درآمدات کی بلند سطح (اور محدود برآمدات) ہے تاہم فصل کی معلومات دینے کے صوبائی مراکز کی ابتدائی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال چھوٹی فصلوں میں اچھی نمو ہوئی ہے۔[2]

وفاقی کمیٹی نے اس سال ربیع کی فصلوں میں گندم کے لیے 26 ملین ٹن کا ہدف مقرر کیا ہے جو گذشتہ برس ہونے والی پیداوار سے تقریباً 3 فیصد

1 تفصیلات کے لیے دیکھیے مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ کا باب 2۔

2 گذشتہ برس کے پست اساسی اثر کی وجہ سے چھوٹی فصلوں میں بھی بہتر نمو کی توقع ہے کیونکہ مالی سال 14ء کے دوران چھوٹی فصلوں میں 3.5 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

زیادہ ہے۔[4،3] اس ہدف کے حصول کا دارومدار دیگر عوامل کے علاوہ معیاری بیجوں، کھاد اور پانی کی بہتر دستیابی کے باعث فصلوں کی یافت میں اضافے پر ہوگا۔ دوسری جانب زیرِ کاشت رقبے کا ہدف کسی تبدیلی کے بغیر گذشتہ برس کی سطح پر رہا۔ شاید یہ ان توقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کیا گیا کہ حالیہ مہینوں کے دوران عالمی قیمتوں میں مسلسل کمی کے باعث کاشت کاروں کی حوصلہ شکنی ہوگی کہ وہ زیرِ کاشت رقبے میں اضافہ کریں۔

جدول 2.2: گندم کا زیرِ کاشت رقبہ

ہزار ہیکٹر

	2013-14ء		2014-15ء	
	ہدف	اصل	ہدف	اصل
پنجاب	6,693	6,778	6,600	6,909.9
سندھ	1,100	1,118	1,150	1,108.9
خیبرپختونخوا	750	749	760	777.5
بلوچستان	400	398	400	383.2
پاکستان	**8,943**	**9,044**	**8,910**	**9,179.5**

ماخذ: قومی غذائی سلامتی وتحقیق

خصوصاً، امریکہ کے محکمہ زراعت کے مطابق گندم کی قیمتوں میں تیزی سے کمی آئی اور یہ مئی 2014ء کے 334.7 ڈالر فی میٹرک ٹن سے گر کر ستمبر 2014ء میں 243.7 ڈالر پر آ گئیں جو عالمی منڈیوں میں رسد کی اطمینان بخش صورتِ حال کو ظاہر کرتی ہے۔[5] قیمت میں کمی حکومت کے لیے ایک فوری پالیسی مسئلہ بن گئی ہے کیونکہ اس سے کاشت کاروں کی آمدنی اور ان کی پیداواریت بڑھانے کی ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کی صلاحیت پر منفی اثر مرتب ہوتا ہے۔ خام مال کی بلند لاگت کی وجہ سے گندم کے کاشت کاروں کی مالی مشکلات بڑھ گئیں۔[6] مثلاً، دسمبر 2014ء میں ڈی اے پی کی قیمت بڑھ کر 3,800 روپے فی 50 کلوگرام تک پہنچ گئی (جو ایک سال قبل 3,430 روپے تھی) جبکہ یوریا کی قیمت اسی مدت میں 1,850 روپے فی 50 کلوگرام سے بڑھ کر 1,940 روپے ہوگئی۔

نومبر 2014ء کے آغاز میں کاشت کاروں کے خدشات کے پیشِ نظر حکومت نے آئندہ فصل کے لیے گندم کی امدادی قیمت میں اضافہ کردیا اور یہ بڑھ کر 1,300 روپے فی 40 کلوگرام تک پہنچ گئی (1,250 روپے سے) جس کے نتیجے میں گندم کی ملکی قیمتوں اور عالمی منڈی کی قیمتوں میں فرق مزید وسیع ہوگیا۔ تاہم، ذخیرہ کاری کی محدود صلاحیت اور مالیاتی لاگت کی وجہ سے ضروری ہے کہ حکومت نئی فصل کی آمد سے قبل گندم کے موجودہ ذخیرے کو فروخت کردے۔

اب تک گندم کی پیداوار کے جائزے حوصلہ افزا ہیں۔ نہ صرف گندم کے زیرِ کاشت رقبے میں معمولی بہتری آئی ہے (جدول **2.2**) بلکہ پانی اور زرعی قرضے کی بروقت دستیابی سے توقع ہے کہ یافتوں میں اضافہ ہوگا۔ خصوصاً اکتوبر تا دسمبر مالی سال 15ء کے دوران نہری پانی کی دستیابی کی

3 چھوٹی فصلوں کی قدر میں صرف گندم کا حصہ 40 فیصد بنتا ہے۔

4 مالی سال 15ء کے سالانہ منصوبے میں ابتدائی طور پر گندم کے لیے 25.8 ملین ٹن کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ وفاقی کمیٹی برائے زراعت نے اپنے 14 اکتوبر 2014ء کو ہونے والے اجلاس میں اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے 26 ملین ٹن کردیا تھا۔

5 گندم کے عالمی ذخیرے میں 2013-14ء کے دوران نہ صرف مسلسل دوسرے برس اضافہ جاری رہا (جو ایک دہائی کی بلندترین سطح پر پہنچ گیا) بلکہ 2014-15ء کے لیے فصل کی حالیہ پیش گوئیوں سے نشاندہی ہوتی ہے کہ عالمی پیداوار گذشتہ برس حاصل ہونے والی ریکارڈ پیداوار کی سطح سے بھی تجاوز کرجائے گی۔

6 گندم کی پیداواری لاگت بیجوں، کھاد اور بجلی کی بلند لاگت کے باعث گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ رہی۔ مثلاً، زرعی پالیسی انسٹی ٹیوٹ کے تیار کردہ تخمینوں کے مطابق بیجوں کی فی ایکڑ لاگت میں 5 فیصد اضافہ ہوا، کھاد کی لاگت جو مجموعی پیداواری لاگت کا بیسواں حصہ تھی، اس میں 4 فیصد اضافہ ہوگیا جبکہ ٹیوب ویل سے آبپاشی کی لاگت میں 17 فیصد کا خاطر خواہ اضافہ ہوگیا (ممکنہ طور پر توسیع شدہ لوڈ شیڈنگ نے کاشت کاروں کو اپنے ٹیوب ویل ڈیزل پر چلانے پر مجبور کردیا)۔

سطح بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں 6 فیصد بہتر رہی (جدول 2.3)۔ اسی طرح، زرعی قرضوں کی تقسیم مضبوط رہی جو مالی سال 15ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سال بسال بنیادوں پر 37 فیصد نمو کو ظاہر کرتی ہے۔ زرعی قرضوں کی تقسیم میں بڑا حصہ بدستور ذاتی قرضوں کا رہا (جدول 2.4)۔

جدول 2.3: زرعی خام مال کی دستیابی (اکتوبر تا دسمبر)

	م س 14ء	م س 15ء
کھاد (ہزار ٹن)		
یوریا	1,702	1,614
ڈی اے پی	868	832
پانی (ملین ایکڑ فٹ)	20.6	21.9

ماخذ: سپارکو کی جانب سے فصل کی صورتِ حال پر ماہانہ خبر نامہ

اس کے نتیجے میں گندم کی فصل گذشتہ برس حاصل ہونے والی 25 ملین ٹن سے زائد کی سطح دوبارہ حاصل کر سکتی ہے۔[7] مزید برآں، پنجاب میں ہونے والی حالیہ بارشیں اگنے کی سطح پر فائدہ مند ہیں کیونکہ زیادہ پانی اور کم درجہ حرارت کے تسلسل سے فصل کی یافت کو مزید بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔

جدول 2.4: زرعی قرضوں کی مقصد وار تقسیم

ارب روپے

	دوسری سہ ماہی، م س 14ء	دوسری سہ ماہی م س 15ء
پیداواری قرضے	**79.4**	**108.5**
جس میں		
فصلیں	39.8	48.7
ڈیری، گلہ بانی	12.8	12.5
مرغبانی	17.6	14.7
ترقیاتی قرضے	**9.2**	**12.9**
جس میں		
فصلیں	4.5	3.7
ٹریکٹرز	2.7	2.2
گلہ بانی و ڈیری	4	7.1
کامل مجموعہ	88.6	121.4

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بڑی (متوقع) فصل سے ملک میں فاضل گندم مزید بڑھ جائے گی۔[8] مزید برآں، عالمی منڈیوں میں اضافی رسد کے باعث برآمدات کے پست امکانات کی وجہ سے خدشہ ہے کہ حکومت نئی فصل کی آمد سے قبل فاضل گندم کو فروخت نہیں کر سکے گی۔ اس سے نہ صرف گندم کی خریداری پر آنے والی مالکاری کی لاگت کی بڑھے گی بلکہ ذخیرہ کاری کی ناکافی صلاحیت کے باعث گندم کے نقصانات کا خطرہ بھی موجود ہے۔ مستقبل میں ایسی صورتِ حال سے بچنے کا واحد راستہ منڈی پر مبنی آلات کو تقویت دینا ہے (جیسے ویئر ہاؤس رسید، فصلی بیمہ، اجناس ایکس چینج وغیرہ) تاکہ کسانوں کو منڈی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ سے تحفظ فراہم کیا جا سکے۔[9]

2.3 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

بیشتر صنعتیں (کھاد، کپاس، دھاگہ، سوتی کپڑا، خوردنی تیل پیٹرولیم مصنوعات اور لکڑی) جو مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں سست روی کا

7 تاہم، اکتوبر تا دسمبر مالی سال 15ء کے دوران کھاد کے استعمال میں گذشتہ برس کی نسبت 5 فیصد کمی ہوئی۔ کاشت کاروں کو درپیش مالی مشکلات کے سبب کھاد کے استعمال میں کمی متوقع تھی کیونکہ مالی سال 15ء میں خریف کی فصلوں کی قیمتوں میں خاصی کمی واقع ہوئی تھی جبکہ زرعی خام مال کی لاگت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔

8 کمزور عالمی قیمتوں سے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی ہوئی اور اس نے جولائی تا دسمبر مالی سال 15ء کے دوران 0.68 ملین ٹن گندم درآمد کر لی۔

9 حال ہی میں حکومت نے ان چھوٹے کاشت کاروں کے لیے کریڈٹ گارنٹی اسکیم کی منظوری دی ہے جو قرض حاصل کرنے کے لیے ضمانت نہیں دے سکتے۔

باعث بنی تھیں، دوسری سہ ماہی میں بھی ان کی کارکردگی کمزور رہی۔[10] مزید برآں، اس موسم میں گنے کی کچل کاری میں تاخیر کے باعث نومبر تا دسمبر 2014ء کے دوران چینی کی پیداوار کم ہو کر 1.1 ملین ٹن ہوگئی جو 2013ء کے انہی مہینوں میں 1.3 ملین ٹن تھی۔[11] اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مجموعی نمو مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں تیزی سے کم ہو کر 2.3 فیصد ہوگئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 6.6 فیصد تھی (**شکل 2.1** اور **جدول 2.5**)۔

شکل 2.1: بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں نمو (مجموعی)

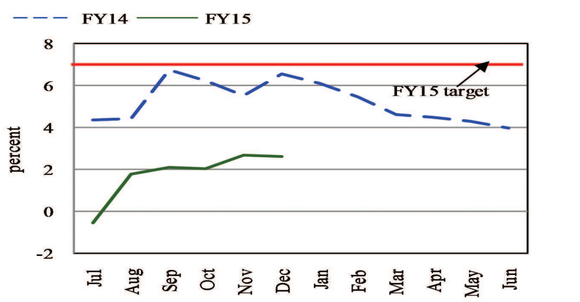

Source:Pakistan Bureau of Statistics

جدول 2.5 : پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی کارکردگی

فیصد میں

		سال بسال نمو		فیصدی حصہ	
	وزن	م س14ء	م س15ء	م س14ء	م س15ء
بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا اشاریہ	70.3	6.6	2.3	100.0	100.0
زراعت پر مبنی صنعتیں					
سوتی دھاگہ	13.0	2.2	0.7	6.6	5.7
سوتی کپڑا	7.2	0.8	0.0	1.2	0.2
کھاد	4.4	28.8	-1.6	22.8	-4.2
چینی	3.5	78.0	-17.5	27.4	-28.7
نباتی گھی	1.1	5.4	-0.3	1.2	-0.2
خوردنی تیل	2.2	3.7	-0.5	2.3	-0.8
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	8.3	2.7	8.2	7.5
فولاد	5.4	2.3	31.0	1.1	40.6
سیمنٹ	5.3	1.3	4.4	2.1	19.7
جیپیں اور کاریں	2.8	2.3	18.5	0.8	17.9
الیکٹرانکس	2.0	13.5	10.2	3.1	7
کاغذ	2.3	12.7	-2.8	8.0	-5.3
کیمیکلز	1.7	5.7	6.3	2.1	6.4

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

10 جولائی تا ستمبر 2014ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی پر تفصیلی بحث کے لیے دیکھیے مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی پر اسٹیٹ بینک کی رپورٹ۔

11 اس لیے، مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں نمو بہتر ہو کر 3.45 فیصد ہوسکتی ہے، اگر ہم اپنے نمونے میں چینی کو منہا کر دیں۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں سست روی (جو زیادہ تر زراعت پر مبنی صنعتوں میں مرتکز ہے) نے تعمیرات سے متعلق صنعتوں اور آٹو موبائلز کی مضبوط کارکردگی کے اثرات کو مکمل طور پر زائل کردیا۔ مذکورہ دونوں صنعتوں کو اہم خام مال کی عالمی قیمتوں میں کمی سے فائدہ پہنچا (جیسے کوئلہ اور لوہا اور فولاد)۔[12]

امکان ہے کہ مستقبل میں اشیا سازی کی سرگرمیوں کو تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی سے فائدہ پہنچے گا۔[13] فوری طور پر اشیا سازی کے وہ یونٹ مستفید ہوں گے جو اپنی توانائی کی ضروریات کے لیے تیل پر انحصار کررہے ہیں جبکہ دیگر فرموں کو مال برداری اور تقسیم کے اخراجات پر بچت حاصل ہوگی۔ ان فوائد کے باوجود اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی مالی سال 15ء میں نمو کے مقررہ 7.1 فیصد ہدف کو حاصل کرسکے گی۔ اس کی وجوہات یہ ہیں (1) گیس کی مسلسل قلت ٹیکسٹائلز، کاغذ، چمڑا، شیشہ جیسی صنعتوں کو متاثر کررہی ہے (2) گنے کی فصل کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے اس سال چینی کی پیداوار میں کمی آسکتی ہے اور (3) کھاد کی پیداوار میں مالی سال 14ء کے دوران گیس کی دستیابی میں بہتری کی وجہ سے 16.5 فیصد کی معقول نمو ہوئی تھی لیکن مالی سال 15ء میں اس کی ویسی کارکردگی کے اعادے کا امکان نہیں ہے۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اشیا سازی کے شعبے کو لوڈ مینجمنٹ سے زیادہ فائدہ پہنچنے کی امید نہیں ہے کیونکہ نیپرا کی رپورٹ کے مطابق بجلی کا خسارہ (جس کی تعریف یہ ہے: بلند ترین طلب اور پیداواری گنجائش کے درمیان فرق) 17-2016ء تک 4000 میگاواٹ سے زائد رہے گا۔[14] بجلی کا شعبہ ابھی تک سنگین مسائل سے دوچار ہے جیسے توانائی کا مہنگا آمیزہ، پیداوار کی بلند لاگت، غیر مستعد بجلی گھر، تقسیم کا کمزور انفراسٹرکچر، سیالیت کی بڑھتی ہوئی مشکلات (بیشتر لائن کے نقصانات اور غیر ادا شدہ بجلی کے بلوں کے باعث) وغیرہ۔ نیپرا سمجھتا ہے کہ بجلی کے شعبے کی ناکامی کا بنیادی سبب پیپکو کا مرکزی کردار اور متعلقہ وزارتیں ہیں۔

شعبہ جاتی کارکردگی

مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیشتر شعبوں کی کمزور کارکردگی کا تسلسل دوسری سہ ماہی میں بھی برقرار رہا۔ چونکہ مالی سال 15ء کے لیے اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں ان کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا جاچکا ہے اس لیے ذیل میں کی گئی بحث میں چند منتخب صنعتوں پر توجہ مرکوز رکھی گئی ہے۔

زراعت پر مبنی صنعتوں کی کمزور کارکردگی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں کمی کا باعث بنی

کچل کاری میں تاخیر سے چینی کی پیداوار میں کمی ہوئی

مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کی پیداوار میں کمی ہوئی جس کا اہم سبب گنے کے کاشت کاروں اور شکر ملوں کے درمیان امدادی قیمت پر تنازع کے باعث گنے کی کچل کاری کے آغاز میں تاخیر تھی۔ 15-2014ء کے لیے پنجاب اور سندھ کی حکومتوں نے امدادی قیمت

12 مسافر کاروں کی پیداوار کی سطح کے بلند ہونے کا ایک اہم سبب ٹویوٹا اور سوزوکی کے نئے ماڈلز متعارف کرائے جانے کے باعث طلب کا بڑھنا بھی تھا۔

13 خام تیل کی قیمتیں جون 2014ء کے 115 ڈالر فی بیرل سے گر کر جنوری 2015ء میں 50 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں۔

14 مالی سال 14ء میں یہ فرق 4,406 میگاواٹ تھا۔

بالترتیب 180 اور 182 روپے من مقرر کی تھی۔ تاہم، پیداواری لاگت میں اضافے کی وجہ سے کاشت کار بلند قیمتوں کا مطالبہ کر رہے تھے جبکہ شکر ملیں (خصوصاً سندھ کی) اپنے پاس موجود بھاری بقیہ ذخائر کے باعث یہ قیمت ادا کرنے سے ہچکچا رہی تھیں۔ اس تنازع کا نتیجہ کچل کاری میں تاخیر کی صورت میں برآمد ہوا۔

شکر ملوں کی مالی مشکلات میں کمی کے لیے حکومت نے انہیں 0.65 ملین ٹن چینی برآمد کرنے کی اجازت دی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس برآمد کی اندرون ملک مال برداری پر 2 روپے فی کلوگرام اور 8 روپے فی کلو نقد زرِ اعانت دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں، حکومت نے خام اور چقندر سے بنی چینی کی درآمد پر 20 فیصد کی ضوابطی ڈیوٹی بھی نافذ کی ہے۔

شکر ملیں کچل کاری شروع کر چکی ہیں اور ہمیں توقع ہے کہ آئندہ مہینوں کے دوران چینی کی پیداوار میں تیزی آئے گی۔ تاہم، پورے سال کے لیے چینی کی مجموعی پیداوار گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہنے کا امکان ہے جس کا سبب گنے کی فصل میں کمی ہے۔[15]

گذشتہ برس کے بھاری ذخائر خوردنی تیل کی پیداوار میں کمی کا باعث بنے

مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران گھی کی پیداوار میں کمی آئی جس کا اہم سبب گذشتہ برس کی پیداوار سے بچ جانے والے بھاری ذخائر تھے۔ صنعت کے ذرائع کے مطابق کمزور عالمی قیمتوں کے مدنظر گھی سازوں نے گذشتہ برس انڈونیشیا اور ملائشیا سے بھاری مقدار میں پام آئل درآمد کر کے اسے خوردنی گھی میں منتقل کر دیا تھا۔ اس لیے، رواں برس پیداوار میں کچھ کمی پہلے سے ہی متوقع تھی۔

دریں اثناء، ایران اور وسط ایشیائی ریاستوں سے سستے گھی کی دستیابی کے باعث افغانستان کو گھی کی فراہمی بھی پست رہی۔ جس سے افغانستان میں ہمارے گھی کی برآمدی طلب کم ہوگئی۔

تعمیرات سے متعلق صنعتوں نے اپنی رفتار برقرار رکھی

تعمیرات سے متعلق صنعتوں میں مالی سال 15ء کے دوران صحت مند نمو ہوئی۔ اہم خام مال (کوئلہ، فولاد اور لوہا) کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں اور نجی و سرکاری دونوں شعبوں میں تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافہ فولاد، سیمنٹ اور پینٹس کی بلند پیداوار کا اہم سبب ہے۔[16]

فولاد کی پیداوار کی مجموعی نمو مضبوط رہی۔ درحقیقت فولاد کے کچھ اشیا ساز اپنی موجودہ پیداواری گنجائش میں توسیع کر رہے ہیں اور نئے پیداواری طریقے متعارف کرا رہے ہیں۔ اس سے نمو کے وسیع امکانات کی عکاسی ہوتی ہے کیونکہ فولاد کے فی کس استعمال کے لحاظ سے پاکستان خطے کے دیگر ملکوں سے پیچھے ہے (**جدول 2.6**)۔

سیمنٹ کے شعبے کی مقامی فروخت میں مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران 9.1 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ پانچ برسوں کی بلند ترین سطح ہے۔

15 جیسا کہ اس باب میں قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے گنے کی فصل مالی سال 14ء کے 67.5 ملین ٹن سے گر کر رواں موسم میں 63.9 ملین ٹن رہ گئی۔

16 تفصیلات کے لیے دیکھیے مالی سال 15ء کے لیے اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ کا باب 2۔

ملک کے شمالی علاقے میں میٹرو اور موٹر ویز جیسے بڑے تعمیراتی منصوبوں پر جاری کام کی وجہ سے سیمنٹ کی طلب مستحکم رہی۔ تاہم افغانستان سے پست طلب کی وجہ سے برآمدی مقدار کم ہوگئی۔ اس کے مقابلے میں بھارت اور کچھ افریقی ممالک کو برآمدات میں مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران صحت مند نمو کا تسلسل جاری رہا۔

جدول 2.6: فولاد کا فی کس استعمال (کلوگرام)		
	خام فولاد	فولاد کی تیار مصنوعات
پاکستان	19.1	15.3
بھارت	63.9	57.8
سری لنکا	29.8	28
بنگلہ دیش	16.4	15.3
تھائی لینڈ	291.4	250.6
ماخذ: فولاد شماریاتی ایئر بک، ورلڈ اسٹیل ایسوسی ایشن		

جدول 2.7: خدمات کا شعبہ۔ ماضی کی کارکردگی اور اہداف			
فیصد			
	حصہ	اوسط نمو (م س 10ء تا 14ء)	م س 15ء کا ہدف
تھوک وخردہ تجارت	31.9	2.8	6.1
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری ومواصلات	22.3	3.2	4.5
مالیات وبیمہ	5.4	1.7	5.8
مکاناتی خدمات	11.6	4.0	4.0
عمومی حکومتی خدمات	12.1	9.3	4.3
دیگر نجی خدمات	16.6	6.0	5.8
خدمات		**3.6**	**5.2**
ماخذ: سالانہ منصوبہ 15-2014ء، منصوبہ بندی کمیشن			

کاروں کے نئے ماڈلز کی مضبوط طلب سے کارسازی کی نمو کو تقویت حاصل ہوتی رہی

کاروں کی صنعت میں پہلی سہ ماہی کی نمو اگلے مہینوں میں بھی جاری رہی جس کا سبب کرولا اور سوزوکی ویگن آر کے نئے ماڈلز ہیں۔ مستقبل میں امکان ہے کہ مسافر گاڑیوں کی طلب مزید بڑھے گی کیونکہ پنجاب حکومت اپنا روزگار اسکیم کے تحت 5,000 گاڑیاں تقسیم کرنے کی منصوبہ بندی کررہی ہے۔[17] مزید برآں، صنعت (او ای ایم اور بیچنے والے) کو بے چینی سے نئی کار پالیسی کا انتظار ہے تا کہ نئی اور استعمال شدہ کاروں، شفاف مسابقت اور نئے سرمایہ کاروں کے لیے اعانتی اقدامات کے متعلق حکومتی پالیسی واضح ہوجائے۔[18]

2.4 خدمات

مالی سال 15ء کے سالانہ منصوبے میں خدمات کے شعبے کے لیے نمو کا ہدف 5.2 فیصد مقرر کیا گیا ہے جو گذشتہ پانچ برسوں میں ہونے والی 3.6 فیصد اوسط نمو سے خاصا بلند ہے (**جدول 2.7**)۔ منصوبے میں اندازہ لگایا گیا تھا کہ زراعت اور صنعت میں بحالی سے خدمات کے شعبے کی بہتر کارکردگی کو تقویت ملے گی۔

مالیات وبیمہ اور عمومی حکومتی خدمات کی مضبوط کارکردگی کی علامات دیکھنے میں آرہی ہیں جبکہ ممکن ہے کہ تھوک وخردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات جیسے دیگر ذیلی شعبے شاید اپنی نمو کے اہداف حاصل نہ کرسکیں۔
بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی کمزور کارکردگی کی وجہ سے امکان ہے کہ تھوک وخردہ تجارت (جس کا خدمات کی قدر اضافی میں حصہ تقریباً ایک

17 اطلاعات ہیں کہ نئی فرمز منڈی میں داخلے کی منصوبہ بندی کررہی ہیں۔
18 نئی آٹو پالیسی جو 2013ء میں آنا تھی، ابھی تک نظرثانی کے عمل میں ہے۔

تہائی بنتا ہے) اپنے اہداف کو حاصل نہیں کرسکیں گے۔[19] گندم کی متوقع ریکارڈ فصل اور درآمدات کی مضبوط نمو سے خریف کی فصلوں کی ہدف سے کم پیداوار اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں سست روی کی جزوی تلافی ہوسکتی ہے (**جدول 2.8**)۔

جدول 2.8: تھوک وخردہ تجارت (جولائی تا دسمبر)			
		م س 14ء	م س 15ء
تھوک کو قرضہ اور کمیشن تجارت	ملین روپے	17,839	9,283
خردہ تجارت کو قرضے	ملین روپے	16,770	-698
تجارت میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	ملین امریکی ڈالر	-1.5	26.8
اشیا سازی میں نمو	فیصد	6.6	2.7
درآمدی نمو	فیصد	1.1	11.5
ماخذ: بینک دولت پاکستان اور پاکستان دفتر شماریات			

ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کی قدر اضافی میں 75 فیصد سے زائد حصہ روڈ ٹرانسپورٹ (کمرشل گاڑیاں) کا ہے۔ حالیہ تخمینوں کے مطابق جولائی تا دسمبر مالی سال 15ء کے دوران کمرشل گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت دونوں میں سال بسال نمو پست رہی ہے (**جدول 2.9**)۔ علاوہ ازیں، کچھ بہتری کے باوجود توقع ہے کہ مالی سال 15ء میں پی آئی اے اور پاکستان ریلوے کو خسارے کا سامنا رہے گا۔[20]

جدول 2.9: کمرشل گاڑیاں (جولائی تا دسمبر)				
نمو فیصد میں				
	پیداوار		فروخت	
	م س 14ء	م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء
ٹرک	25.2	65.9	39.1	58.5
بسیں	2.1	1.7	3.4	-7.6
چھوٹی کمرشل گاڑیاں	29.1	-0.4	17.2	2.8
دیگر	13.2	1.4	17.8	2.0
کل	**21.3**	**4.5**	**18.4**	**5.9**
پاکستان دفتر شماریات اور پاکستان آٹوموٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن				

اس زمرے کا دوسرا بڑا جز مواصلات ہے۔ اپریل 2014ء میں 3جی/4جی اسپیکٹرم کی نیلامی کے بعد سروس پرووائیڈرز نے اپنے صارفین کو متعدد نئی مصنوعات کی پیشکش کرنا شروع کردی ہے۔ فرمیں اپنے نظاموں اور نیٹ ورکس کو اپ گریڈ کرنے کے لیے سرمایہ کاری کررہی ہیں جس کی عکاسی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافے اور ٹیلی کام درآمدات بڑھنے سے ہوتی ہے۔[21] اس کے نتیجے میں 3جی/4جی خدمات کے سبسکرائبرز کی تعداد جولائی 2014ء کے 1.9 ملین سے بڑھ کر دسمبر 2014ء میں 7.7 ملین تک پہنچ گئی ہے۔[22،23]

حکومت نے وفاقی بجٹ میں مواصلات کے شعبے کو کچھ ریلیف فراہم کیا ہے۔ ٹیلی کام خدمات پر عائد ایڈوانس انکم ٹیکس کو 15 فیصد سے کم کر

19 مالی سال 15ء میں تھوک وخردہ تجارت کی نمو کے لیے 6.1 فیصد کا ہدف بظاہر درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس شعبے میں گذشتہ پانچ برسوں کے دوران 2.8 فیصد نمو ہوئی ہے۔

20 مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پی آئی اے کو 10.6 ارب روپے کا خسارہ ہوا جو مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والے 13.4 ارب روپے خسارے سے کچھ کم ہے (اس بہتری کا اہم سبب ایندھن کی لاگت میں کمی تھا)۔ جہاں تک پاکستان ریلوے کا تعلق ہے حکومت پہلے ہی مالی سال 15ء کے وفاقی بجٹ میں متوقع نقصانات کو پورا کرنے کے لیے 37 ارب روپے مختص کرچکی ہے۔

21 جولائی تا دسمبر مالی سال 15ء کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بڑھ کر 81.9 ملین ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی میں 184.9 ملین ڈالر کی بے سرمایہ کاری ہوئی تھی۔ مزید برآں، مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیلی کام کی درآمدات میں سال بسال بنیادوں پر 21.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 14ء کی اسی مدت میں 27.5 فیصد کی کمی واقع ہوئی تھی۔

22 اس میں موجودہ صارفین بھی شامل ہیں جو ہائی اسپیڈ ڈیٹا کی پیشکش کرنے والے پیکجز استعمال کررہے ہیں۔

23 اس کے ساتھ ساتھ تھری جی/فور جی خدمات سے بھی ملک میں براڈبینڈ خدمات کو تقویت حاصل ہورہی ہے۔

کے 14 فیصد کر دیا گیا جبکہ جی ایس ٹی/ایف ای ڈی میں کٹوتی کرتے ہوئے اسے 19.5 فیصد سے کم کر کے 18.5 فیصد کر دیا گیا۔[24] مزید برآں، 2015ء کے آئی سی سی ورلڈ کپ سے ٹیلی کام آپریٹرز کی آمدنی بڑھ سکتی ہے کیونکہ انہوں نے اپنے صارفین کو اسکور کی بروقت اپڈیٹس سے لے کر کرکٹ میچوں کی براہ راست نشریات دکھانے سمیت مختلف مصنوعات کی پیشکش کی ہے۔

جدول: 2.10 مالی صحت کے اظہاریے

	جون13ء	دسمبر13ء	جون14ء	ستمبر14ء	دسمبر14ء
غیر فعال قرضے اور مجموعی قرضے (خام)	14.8	13.0	12.8	13.0	12.3
غیر فعال قرضے اور مجموعی قرضے (خالص)	4.4	3.1	2.9	3.2	2.7
اثاثوں پر منافع (قبل از ٹیکس)	1.7	1.7	2.1	2.2	2.2
ایکویٹی پر منافع (قبل از ٹیکس)	18.5	18.4	23.5	24.2	24.3
قرضے اور امانتیں	48.1	48.6	47.7	48.2	48.2

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ٹیلی کام شعبے کو درپیش اہم چیلنج حکومت کی جانب سے حال ہی میں شروع کی گئی تمام سمز (SIMs) کی ملک گیر توثیق کی مہم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مقررہ تاریخ کے خاتمے کے بعد تمام غیر توثیق شدہ سبسکرائبرز کو بلاک کر دیا جائے گا۔ بالفاظ دیگر اس مہم کے نتیجے میں کمپنیاں اپنے کچھ صارفین سے محروم ہو جائیں گی۔[25] اس کے ساتھ ساتھ دوبارہ توثیق کی اس مہم سے ٹیلی کام کمپنیوں کے مالی بوجھ میں اضافہ ہو جائے گا۔ مثلاً، نئی سمز کی بازارکاری کرنے کے بجائے ٹیلی کام کمپنیاں موجودہ سبسکرائبرز کی دوبارہ توثیق پر زیادہ توجہ مرکوز کر رہی ہیں اور اس کے لیے ضروری ہے کہ بایومیٹرک توثیق میں استعمال ہونے والے آلات اور نظاموں کی خریداری کے لیے سرمایہ کاری کی جائے۔[26]

مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی ٹی سی ایل کی کارکردگی بھی کمزور رہی۔ رضاکارانہ علیحدگی اسکیم پر آنے والی اضافی لاگت کے باعث آپریٹنگ منافع آخر جون 2014ء کے 8.6 ارب روپے سے کم ہو کر تقویمی سال 2014ء کے آخر تک 4.5 ارب روپے پر آ گیا ہے۔[27]

مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیات و بیمہ میں بینکاری شعبے نے قابل ذکر کارکردگی دکھائی، نمو اور اثاثہ جاتی بنیاد میں توسیع، بلند آمدنی اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کے سازگار ماحول کے لحاظ سے (جدول 2.10)۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 15ء کے دوران بینکوں کی اثاثہ جاتی بنیاد میں 8.9 فیصد توسیع ہوئی جبکہ مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی میں 4.4 فیصد اضافہ ہوا تھا، جس کا اہم سبب حکومتی قرض گیری (بیشتر پی آئی بیز میں) پالیسی ریٹ میں کٹوتیاں اور ٹیکسٹائل، خوراک اور توانائی کے شعبے کو قرض گاری ہے۔

قرضوں کی صورتِ حال میں بہتری اور خطرے سے پاک و بلند یافت کی حامل حکومتی تمسکات میں زیادہ سرمایہ کاریوں کے باعث مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کا قبل از ٹیکس منافع 134 ارب روپے سے تجاوز کر گیا جو مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے

24 ٹیکسوں میں کمی کا اطلاق اسلام آباد، بلوچستان، فاٹا، آزاد جموں و کشمیر اور گلگت و بلتستان پر ہوتا ہے، یہ وہ خطے ہیں جہاں خدمات پر جی ایس ٹی نافذ نہیں کیا گیا ہے۔
25 یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سیل فون کے سبسکرائبرز کی تعداد میں پہلے ہی جولائی تا دسمبر 2014ء کے دوران 0.45 ملین کی کمی واقع ہو چکی ہے۔
26 نادرا ابھی ٹیلی کام کمپنیوں سے ہر ریکارڈ کی توثیق پر چارج کر رہی ہے لیکن ٹیلی کام کمپنیاں یہ لاگت اپنے صارفین سے وصول نہیں کر رہیں۔
27 تقویمی سال 2013ء کے دوران پی ٹی سی ایل کا آپریٹنگ منافع 16 ارب روپے تھا۔

میں 119 فیصد کے بلند اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔[28] اس کے نتیجے میں نفع یابی کے اظہاریوں (خالص سودی مارجن، اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس) میں خاصی بہتری دیکھی گئی۔

آخر میں، توقع ہے کہ عمومی حکومتی خدمات میں بلند نمو سے عسکریت پسند گروپوں کے خلاف آپریشن ضربِ عضب کے تحت وسائل کے حالیہ استعمال کی عکاسی ہوتی ہے۔

28 پورے سال کی بنیاد پر 2014ء میں بینکاری شعبے کا منافع (قبل از ٹیکس) بڑھ کر 246 ارب روپے تک پہنچ گیا جس کی بدولت یہ شعبہ تیل و گیس کے شعبے کے بعد بہترین کارکردگی دکھانے والا دوسرا شعبہ بن گیا ہے۔